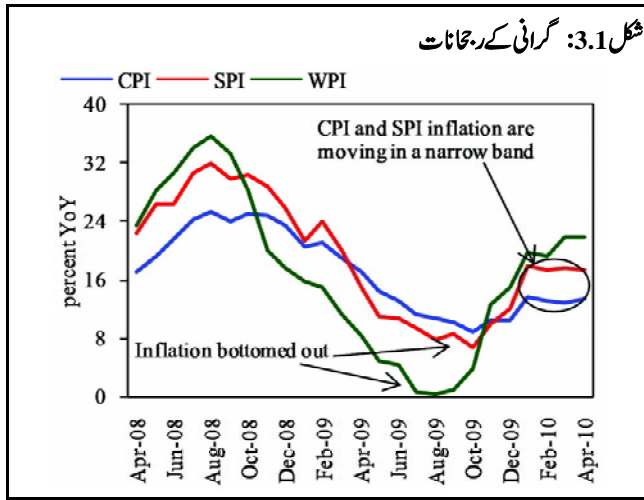
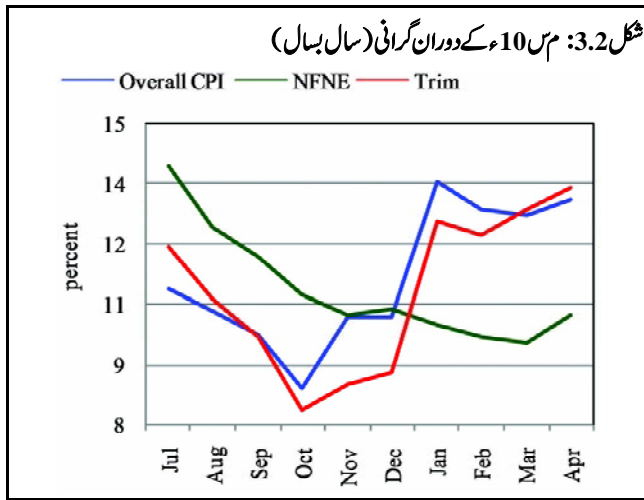


3 قیمتیں

3.1 عمومی جائزہ



مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی سے گرانی کا جو دباؤ کم ہوا تھا وہ دوبارہ خاص طور سے جنوری 2010ء سے بڑھنا شروع ہو گیا¹ (دیکھئے شکل 3.1)۔ گرانی کا زیادہ تر دباؤ غیر قوزی (غذا اور توانائی) اجڑا سے بڑھا ہے۔ غذا اور توانائی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے گرانی پر دور ثانی کے طاقتور اثرات پڑے ہیں اسی لیے آئندہ مہینوں میں قوزی گرانی بھی بڑھنے کا امکان ہے۔ ماس 10ء جنوری تا اپریل کے دوران گرانی کے پیمانوں صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت انڈیکس دونوں میں زیادہ اتار چڑھاؤ نہیں آ رہا جو کہ اس عرصے میں کم تغیر پذیری سے ظاہر ہے۔²



اپریل 2010ء میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) بڑھ کر 13.3 فیصد ہو گئی جو کہ گذشتہ ماہ کی 12.9 فیصد سے معمولی زائد ہے لیکن اکتوبر 2009ء کی قلیل مدتی 8.9 فیصد پست سطح سے خاصی بلند ہے۔ 20 فیصد تراشیدہ اوسط سے ناپی گئی قوزی گرانی عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے مماثل ہے (دیکھئے شکل 3.2)۔ غیر غذائی غیر توانائی پیمانے سے قوزی گرانی میں اگرچہ مارچ 2010ء تک کمی دیکھی گئی اور

¹ ماس 10ء کی تیسری سہ ماہی میں اوسط گرانی بڑھ کر 13.2 فیصد ہو گئی جو کہ ماس 10ء کی پہلی ششماہی میں 10.3 فیصد تھی۔

² ماس 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران معیاری انحراف کم ہو کر 0.4 فیصد رہ گیا جبکہ ماس 10ء کی پہلی ششماہی میں یہ 0.8 فیصد اور ماس 09ء کی تیسری سہ ماہی میں ایک فیصد تھا۔ معیاری انحراف پست اور اوسط گرانی بلند ہونے کی مستقل بلندی ظاہر کرتی ہے۔

جدول 3.1: گرانے کے مختلف پہلو (سال بسال) فیصد			
اپریل 10ء	مارچ 10ء	اپریل 09ء	مجموعی صارف اشاریہ قیمت
13.3	12.9	17.2	غذائی گروپ
14.5	14.5	17.0	غیر غذائی گروپ
12.2	11.6	17.3	اشاریہ کرایہ مکان
11.2	12.0	18.9	تھوک اشاریہ قیمت
22.0	21.8	8.3	غذائی گروپ
15.2	16.3	17.2	غیر غذائی گروپ
27.7	26.5	1.8	حساس قیمت اعلیٰ
17.4	17.6	15.0	غیر غذائی غیر توانائی
10.6	9.9	17.7	غیر غذائی غیر توانائی علاوہ اشاریہ کرایہ مکان
10.0	8.0	16.6	تراشیدہ
12.7	12.7	17.6	تراشیدہ علاوہ اشاریہ کرایہ مکان
13.5	13.0	17.4	

جو 23 مہینوں میں پہلی بار یک ہندسی ہو گئی، تاہم اپریل 2010ء کے دوران اس میں اضافہ دیکھا گیا جو گرانے کا دباؤ طاقتور ہونے کی علامت ہے (دیکھئے جدول 3.1)۔ غیر غذائی غیر توانائی کا دوبارہ بڑھنا اور تراشیدہ اوسط کا غیر تبدیل شدہ رہنا ظاہر کرتا ہے کہ گرانے کا دباؤ وسیع البنیاد ہے اور اس سے حالیہ مہینوں میں غذا اور توانائی کی گرانے کے مستقلاً بلند رہنے کے دور ثانی کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

حالیہ مہینوں میں گرانے بڑھنے کے کئی عوامل ہیں جیسے (الف) اشیا کی بلند عالمی قیمتیں خاص

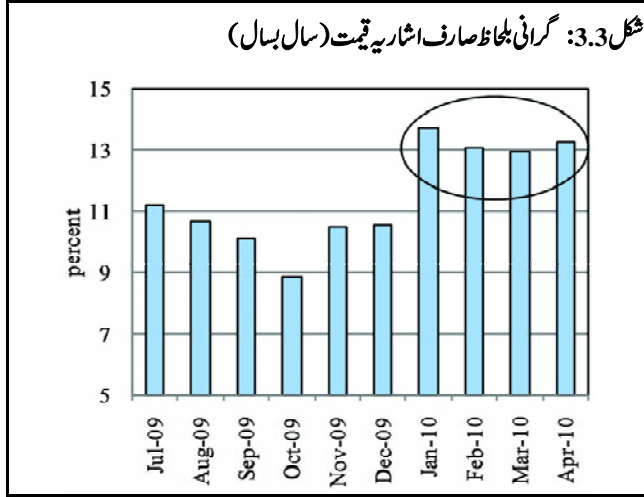
طور پر خام تیل، دھاتوں، والوں اور کپاس کی، (ب) بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی ملکی قیمتوں میں اضافہ، (ج) پانی کی قلت کے باعث فصلوں کی کمزور نمو کے علاوہ سبزیوں، پھلوں، گلہ بانی وغیرہ کی مستحکم برآمدی نمو،³ (د) توسیعی مالیاتی پالیسی اور (ه) ملکی معیشت کی بحالی جو کہ جولائی تا مارچ 2010ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں 4.4 فیصد اضافے سے ظاہر ہے جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران اس میں 7.4 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

بجلی کے نرخوں میں اضافے اور خام تیل کی عالمی قیمتوں پر دباؤ کے پیش نظر گرانے کے دباؤ میں معمولی اضافہ متوقع تھا، جیسا کہ مارچ 2010ء کے اختتام پر جاری کردہ زرعی پالیسی اعلان میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا تھا کہ مرکزی بینک کے محتاط زرعی موقف کی ایک وجہ مسلسل بلند گرانے بھی ہے۔ مزید برآں توسیعی مالیاتی پالیسی سے بھی گرانے کا دباؤ بڑھا ہے، تاہم اسٹیٹ بینک اس حقیقت سے باخبر تھا کہ گرانے پر قابو پانے کے لیے پالیسی ریٹ بڑھانے سے اشیا سازی کے شعبے میں ہونے والی بحالی، جو ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے، متاثر ہو سکتی ہے۔ اس تناظر میں اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی بتاتی ہے کہ مئی 2010ء کے دوران اوسط گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سابقہ تخمینے سے معمولی سی زائد یعنی 11.5 سے 12.5 فیصد رہے گی۔

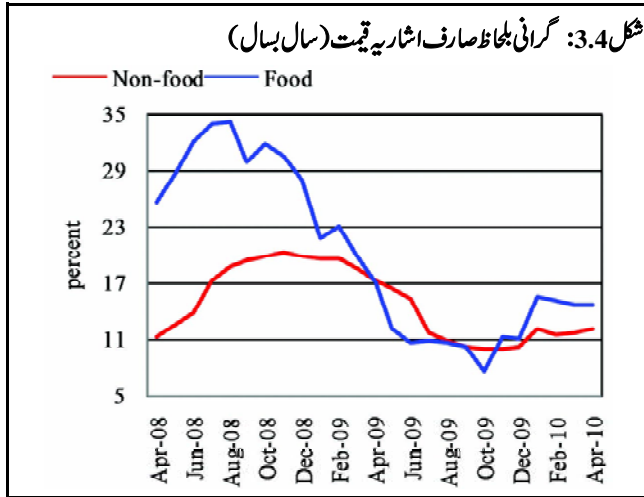
3.2 صارف اشاریہ قیمت

سال بسال عمومی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مسلسل چوتھے ماہ اپریل 2010ء میں 13 فیصد کے آس پاس ہی ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔ اگرچہ اپریل 2010ء تک گرانے 13.3 فیصد رہی جو گزشتہ اپریل کی 17.2 فیصد سے خاصی کم ہے تاہم یہ اب بھی بلند ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ گزشتہ برس اسی مدت کے

³ تفصیلات کے لیے لیکشن 2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی دیکھئے



دوران گرانی تیزی سے کم ہوئی تھی تاہم حالیہ مہینوں میں اس میں اتار چڑھاؤ کم اور استحکام زیادہ ہے۔ گرانی میں اس تسلسل کی اہم وجوہات یہ ہیں: (الف) بلند غذائی گرانی (دیکھئے شکل 3.4)، (ب) بجلی کے نرخوں میں اضافہ اور (ج) اہم ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ۔ گرانی میں اضافے کی عکاسی اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ نومبر 2009ء سے ان اشیاء کی تعداد بڑھ رہی ہے جن کی قیمتوں میں حالیہ مہینوں میں دو ہندی گرانی ہوئی (دیکھئے شکل 3.5)۔ جن اجناس کی قیمتوں میں بلند اضافہ دیکھا گیا ان میں سے اکثر غذا اور توانائی کے ذیلی گروپوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ تاہم غیر غذائی گرانی مارچ 2010ء کی 11.6 فیصد سے بڑھ کر اپریل 2010ء میں 12.2 فیصد ہو گئی جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ملبوسات اور ٹیکسٹائل پر کپاس کے بلند نرخ کے اثرات، (ب) ادویات کی قیمتوں میں اضافہ اور (ج) ٹی وی لائسنس فیس میں تیزی سے اضافہ۔

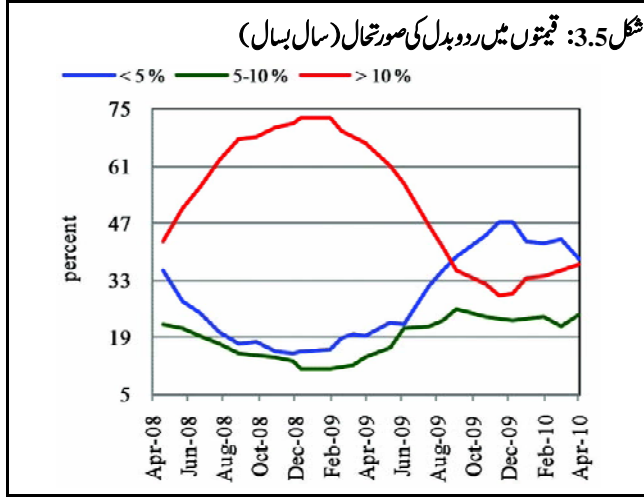


جدول 3.2: نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ

غذا اور توانائی کی اشیاء کی وجہ سے گرانی میں زیادہ اضافہ ہوا۔ اپریل 2010ء کے دوران گرانی بڑھانے والی سرفہرست دس اشیاء میں سے چھ غذائی گروپ اور تین توانائی گروپ سے تھیں۔

مجموعی گرانی میں ان غذائی اشیاء کا کل وزن ⁴ 32.1 فیصد تھا۔ غذائی گرانی میں سب سے بڑا حصہ (9.6 فیصد) گندم کے آٹے کا ہے، اس کا تعلق بنیادی طور پر حکومت کی نرخ پالیسی سے ہے۔ اگرچہ بین الاقوامی منڈی میں گندم کی قیمتوں میں تیزی سے کمی آئی ہے تاہم ملکی منڈی میں قیمتیں اُس شرح سے کم نہیں کی گئی ہیں، حالانکہ 2010ء گندم کی شاندار فصل کا مسلسل دوسرا سال ہے اور ملکی ذخیرہ بھی وافر ہے۔

⁴ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں اس کا کل وزن 20.8480 فیصد ہے۔



دوسری جانب تیل کی عالمی قیمتیں بڑھنے سے ملک میں ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نرخ متعین کرنے کے طریقہ کار میں حکومت کی شمولیت صارفین کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس طریقہ کار سے حکومت کا الگ رہنا اس وقت اور ضروری ہو جاتا ہے جب وہ صارفین کو زراعت دینے کے قابل نہیں ہوتی، اس کی وجہ خواہ کم مالی استعداد ہو یا بین الاقوامی مالی اداروں کی ہدایات کی تعمیل۔ بجلی پر زراعت میں کمی اس کی ایک مثال ہے۔ گرانی کی

توقعات پر ایندھن اور بجلی کے نرخوں کے مشترکہ اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یوں تو غذائی گرانی کا ایک سبب دستیاب ہنریوں اور پھلوں میں نمایاں کمی ہے تاہم نقل و حمل کی بڑھی ہوئی لاگت بھی غذائی اشیاء کی قیمت بڑھانے کی ذمہ دار ہے جس سے غذائی گرانی میں اضافہ ہوا۔ اس کے برعکس اشاریہ کرایہ مکان کا کمی کے رجحان کے باوجود گرانی میں حصہ بدستور بلند رہا ہے⁵ کیونکہ اس کا وزن زیادہ ہے۔

جدول 3.2: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں ہر وزن حصہ (سال ہلال)									
	اپریل 08ء	اپریل 09ء	جولائی 09ء	فروری 10ء	مارچ 10ء	اپریل 10ء			
1	15.4	24.4	34.9	22.1	21.0	19.1	اشاریہ کرایہ مکان	23.4298	وزن
2	8.7	6.7	10.4	8.1	8.7	9.2	تازہ دودھ	6.6615	
3	1.5	3.7	4.9	5.5	6.4	6.6	گوشت	2.6981	
4	1.4	4.9	7.0	5.3	5.2	5.0	بجلی	4.3698	
5	15.8	9.9	7.9	9.6	9.8	4.8	گندم کا آٹا	5.1122	
6	-1.5	4.8	4.9	7.4	6.1	4.6	چینی	1.9467	
7	3.5	-2.1	-7.2	2.9	3.5	3.8	پٹرول	1.7253	
8	2.2	1.2	4.0	4.4	4.4	3.6	ہنریاں	1.7623	
9	1.2	4.3	0.8	4.0	4.0	3.5	قدرتی گیس	2.0458	
10	10.5	-4.0	-6.1	2.8	3.0	3.3	خوردنی گھی	2.6672	

3.2.1 غذائی گرانی

اکتوبر 2009ء میں غذائی گرانی سال ہلال 7.5 فیصد پست سطح پر رہی جس کے بعد اس میں ایسا اضافہ ہوا کہ یہ دو ہندسی ہو گئی۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ مارچ 2010ء اور اپریل 2010ء کے موازنے میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تاہم یہ اب بھی 14.5 فیصد کی بلند سطح پر ہے۔ اپریل

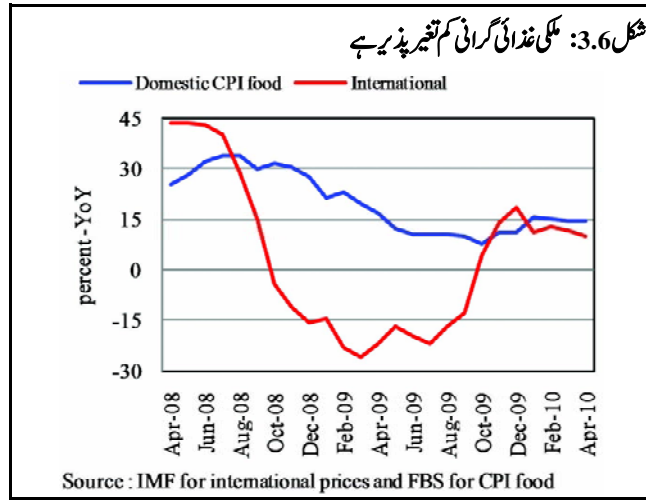
⁵ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں اشاریہ کرایہ مکان کا وزن سب سے زیادہ 23.43 فیصد ہے۔ صارفی باسکٹ میں بلند شرح ہونے کی وجہ سے گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ بھی زیادہ ہے اسی لیے اگر مقصد صرف گرانی کا تجزیہ کرنا ہے تو اشاریہ کرایہ مکان کی اہمیت کم ہے۔ اس طرح گرانی بڑھانے والے عناصر غذا اور توانائی ہی ہیں۔

2010ء کے دوران گزشتہ ماہ کے مقابلے میں چینی، گندم اور کھانے پینے کی کچھ اشیاء کے نرخوں میں ہونے والی کمی کے اثرات دالوں، دودھ، ٹماٹر اور چند مشروبات کی قیمتیں بڑھنے سے زائل ہو گئے۔

جنوری 2010ء سے عالمی قیمتیں گرنے سے چینی کی ملکی قیمت بھی کم ہوئی ہے۔ عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی کی وجہ برازیل اور بھارت میں چینی کی پیداوار میں اضافہ ہے۔⁶ تاہم چینی درآمد کرنے والے ممالک کو اپنے ذخائر بڑھانے کی غرض سے مستقبل میں متوقع طور پر مزید چینی خریدنی پڑے گی، اس لیے 2010ء کے وسط تک چینی کی عالمی قیمتوں میں دوبارہ اضافے کا امکان ہے۔ اس تناظر میں پاکستان میں گرمیوں اور رمضان کے مہینے میں ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے چینی کی احتیاطاً مناسب مقدار درآمد کرنا بہتر ہوگا۔

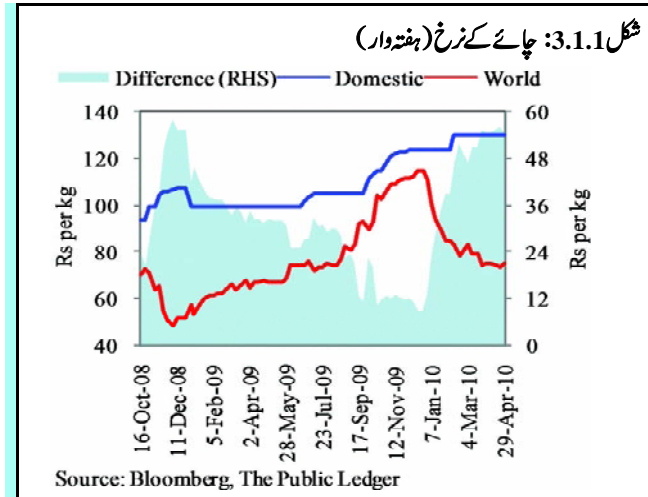
گندم کی قیمتوں میں حالیہ میانہ روی جارحانہ سرکاری خریداری اور ممکنہ برآمد کی وجہ سے زیادہ عرصے برقرار نہیں رہے گی۔ غذائی گرانی میں اضافہ بنیادی طور پر ڈیری اور گلہ بانی مصنوعات کے باعث ہوا نیز نقل و حمل اور چارے کی لاگت بڑھنے سے اس میں مزید اضافہ ہوا۔ تاہم گوشت اور دودھ کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کا سبب بڑھتی ہوئی ملکی اور ساتھ ساتھ بین الاقوامی طلب بھی ہے۔

یہ بات اہم ہے کہ ملک میں غذائی گرانی میں اتار چڑھاؤ خوراک کی عالمی قیمتوں کے مقابلے میں اگر کم ہے تو اس کی وجہ بعض غذائی اشیاء (مثلاً دودھ اور گوشت) کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ، غذائی اشیاء کی قیمتوں میں نامیہ استحکام کے ساتھ ساتھ حکومت کی مداخلت ہے (دیکھئے شکل 3.6)، تاہم ملکی غذائی گرانی زیادہ عرصہ بلند رہی جس کا مطلب ہے کہ ملکی صارفین مندرجہ ذیل حالات برداشت کر کے ادائیگی کر رہے ہیں: (الف) کچھ علاقوں میں کم پیداواری صلاحیت، (ب) ناقص منڈیاں، اور (ج) اجناس کے نرخ کے تعین میں حکومتی مداخلت۔ مشاہدہ ہے کہ



زیادہ تر غذائی اشیاء کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ان کی عالمی قیمتیں بڑھنے سے ہوا ہے، تاہم عالمی قیمتوں میں کمی کا تھوڑا ہی فائدہ ملکی صارفین کو ہوا ہے۔ مثال کے طور پر 2009ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران چائے کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا تھا جو کہ مارچ 2010ء تک واپس اپنی سطح پر آ گئیں لیکن ملک میں چائے کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے (دیکھئے باکس 3.1)۔ چینی، گندم، چاول، پام آئل وغیرہ کی قیمتوں کا بھی یہی معاملہ ہے۔

⁶ سال رواں کے دوران برازیل میں چینی کی پیداوار میں 17 فیصد سال ب سال اضافے (33.1 سے 38.7 ملین ٹن) کا تخمینہ ہے۔ 2010ء کے دوران بھارت میں چینی کی پیداوار کا نظریاتی شدہ تخمینہ 14.5 ملین ٹن سے بتدریج بڑھ کر 18.5 ملین ٹن جا پہنچا ہے۔

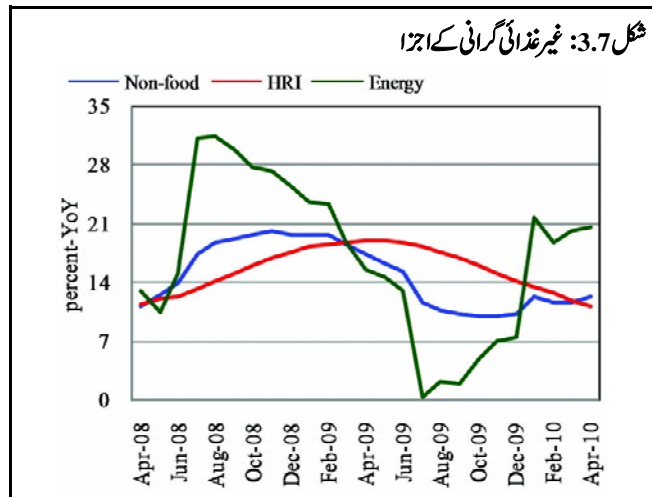


باس 3.1: چائے کی قیمتیں
چائے کی عالمی قیمتیں آخر اکتوبر 2009ء تک 5 ڈالر فی کلوگرام سے بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ ایک سال (نومبر 2008ء تا اکتوبر 2009ء) کی اوسط قیمت 3.50 ڈالر فی کلوگرام تھی۔ اس اضافے کی اصل وجہ چائے کے اہم پیداواری ممالک خاص طور پر کینیا میں خشک سالی تھی، تاہم آخر دسمبر میں چائے کی عالمی قیمتیں 5.45 ڈالر فی کلوگرام کی بلند ترین سطح پر پہنچنے کے بعد موسم بہتر ہونے سے آخر اپریل 2010ء تک اپنی عام سطح (3.6 ڈالر فی کلوگرام) پر واپس آ گئیں۔

چائے کے عالمی نرخ بڑھنے سے اس کی ملکی قیمتوں پر بھی تیزی سے اثر پڑا تاہم چائے کی عالمی قیمتوں میں کمی کے رجحان کے باوجود ملکی قیمتوں میں حالیہ ہفتوں میں مسلسل اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.1.1)۔ چائے کی ملکی قیمتوں میں

اضافے کی دلیل بجلی کے نرخ، مواصلاتی لاگت اور اجرتوں پر دباؤ بڑھنے کی صورت میں دی گئی تاہم ملکی منڈیوں میں چائے کی فراہمی پر آنے والی لاگت میں ان اجزاء کا حصہ بہت کم ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ ملک میں چائے کی قیمتوں میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی بلکہ مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔

ایک معقول دلیل یہ ہو سکتی ہے کہ بڑھی ہوئی قیمت والی چائے وہ ہے جو بلند نرخوں پر خرید کر گودام میں ذخیرہ کی گئی تھی، تاہم جب تاجروں نے چائے کی عالمی قیمتیں بڑھنے (اکتوبر تا دسمبر 2009ء) کے دوران پرانے ذخیرے کا فائدہ اٹھالیا تو یہ سراسر نا انصافی ہے کہ جنوری 2010ء سے چائے کی عالمی قیمتیں کم ہو رہی ہیں لیکن ملک میں چائے کی قیمت میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔



3.2.2 غیر غذائی گرانی
حالیہ مہینوں میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) بدستور دو ہندسی رہی اور اس میں کم اتار چڑھاؤ نظر آرہا ہے۔ اپریل 2010ء میں غیر غذائی گرانی 12.2 فیصد ریکارڈ کی گئی جو کہ اس سے پچھلے مہینے کی 11.6 فیصد سے تھوڑی زیادہ ہے لیکن اپریل 2009ء میں 17.3 فیصد کے مقابلے خاصیت ہے (دیکھئے شکل 3.7)۔ ذیلی گروپوں نقل و حمل اور مواصلات، ملبوسات، ٹیکسٹائل

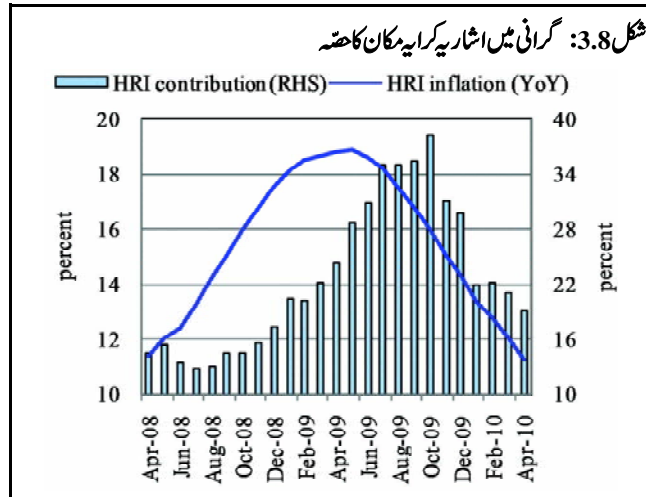
و جوتے، تفریح، صفائی ستھرائی و لانڈری اور علاج معالجہ میں گزشتہ ماہ کے مقابلے میں اپریل 2010ء کے دوران اضافے نے ذیلی گروپوں اشاریہ کرایہ مکان اور تعلیم میں ہونے والی کمی کا اثر زائل کر دیا۔

جدول 3.3: گروپ دار غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (فیصد)						
سال بسال			ماہ ماہ تبدیلی			
اپریل 10ء	مارچ 10ء	اپریل 09ء	اپریل 10ء	مارچ 10ء	اپریل 09ء	وزن
12.2	11.6	17.3	1.5	0.8	0.9	59.6584
7.7	6.1	12.3	2.2	0.8	0.7	6.0977
11.2	12.0	18.9	0.6	0.6	1.3	23.4298
16.7	17.1	26.7	-0.4	-0.1	0.0	7.2912
5.9	5.3	12.6	0.9	0.4	0.3	3.2862
20.5	14.0	8.6	5.8	3.4	0.1	7.3222
14.7	4.3	13.9	10.0	0.1	0.1	0.8259
8.8	12.5	23.0	2.7	0.2	6.2	3.4548
9.1	8.6	16.0	0.4	0.3	0.0	5.8788
8.6	6.0	13.4	2.6	0.2	0.1	2.0704

خام تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور اس کے نتیجے میں اہم ایندھنوں کے نرخ بڑھنے کے باعث نقل و حمل اور مواصلات کے ذیلی گروپ میں گرانی بڑھ گئی (دیکھئے جدول 3.3)۔ کپاس اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے اکتوبر 2009ء سے ملبوسات، ٹیکسٹائل وغیرہ جو تے کے ذیلی گروپوں میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے (دیکھئے باکس 3.2)۔

اگرچہ گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کے حصے میں بتدریج کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 3.8) تاہم کمی کی رفتار سست ہے۔ کمزور طلب کے باعث سیمنٹ کی گرتی ہوئی قیمتوں نے اشاریہ کرایہ مکان گرانی میں اعتدال پیدا کیا تاہم دیگر تعمیراتی سامان خاص طور پر لوہے کی سلاخوں اور تانبے کی قیمتوں میں اضافے سے سیمنٹ کے کم نرخوں کا اثر زائل ہو گیا ہے۔ توقع ہے کہ اشاریہ کرایہ مکان میں کمی کا رجحان اگلے مالی سال کے ابتدائی

مہینوں میں رخ بدل لے گا اور بڑھنا شروع ہو جائے گا۔



3.2.3 گرانی کا اثر

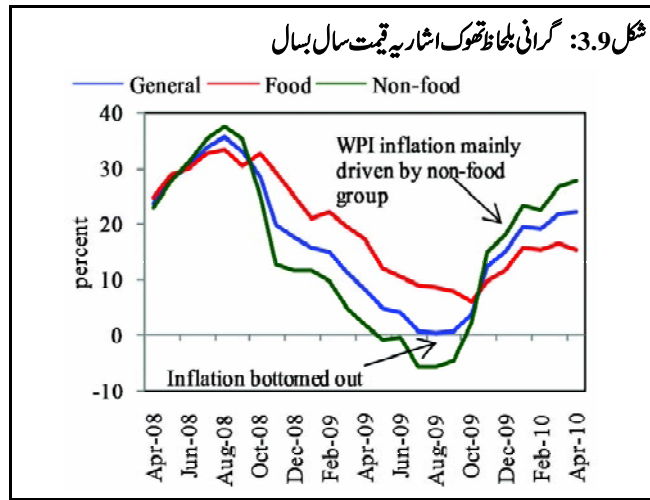
حالیہ گرانی کو مسلسل بڑھاوا دینے والی چیز غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ ہے اس لیے کم آمدن گروپ پر گرانی کا اثر غیر متناسب طور پر زائد ہے۔ اس صورتحال میں زراعت والے ایسے منصوبے لائے جانے چاہئیں جن کا فائدہ صرف کم آمدن گھرانوں کو پہنچے، اور تاکہ انہیں بنیادی غذائی اشیاء کی بڑھتی ہوئی

جدول 3.4: آمدنی کے لحاظ سے گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال فیصد				
آمدنی گروپ	مجموعی صاق	غذائی صاق	غیر غذائی صاق	
اپریل 09ء	17.7	18.5	16.7	
مارچ 10ء	13.8	16.0	11.1	3000 روپے تک
اپریل 10ء	13.5	15.4	11.1	
اپریل 09ء	17.8	17.8	17.8	
مارچ 10ء	13.6	15.6	11.3	3001 5000 روپے
اپریل 10ء	13.4	15.2	11.3	
اپریل 09ء	18.0	17.3	18.7	
مارچ 10ء	13.1	14.9	11.4	5001 12000 روپے
اپریل 10ء	13.2	14.8	11.6	
اپریل 09ء	16.2	16.3	16.1	
مارچ 10ء	12.5	13.6	11.9	12000 روپے سے زائد
اپریل 10ء	13.3	13.8	12.9	

قیمتوں سے محفوظ رکھا جاسکے۔ تاہم حال ہی میں غیر غذائی گرانے تیزی سے بڑھی ہے خصوصاً ایندھن، ملبوسات، لائڈری وغیرہ کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے بلند آمدنی گروپ بھی متاثر ہوا ہے جیسا کہ بلند آمدنی گروپ کے لیے غیر غذائی گرانے میں زیادہ اضافے سے ظاہر ہے (دیکھئے جدول 3.4)۔

3.3 تھوک اشاریہ قیمت

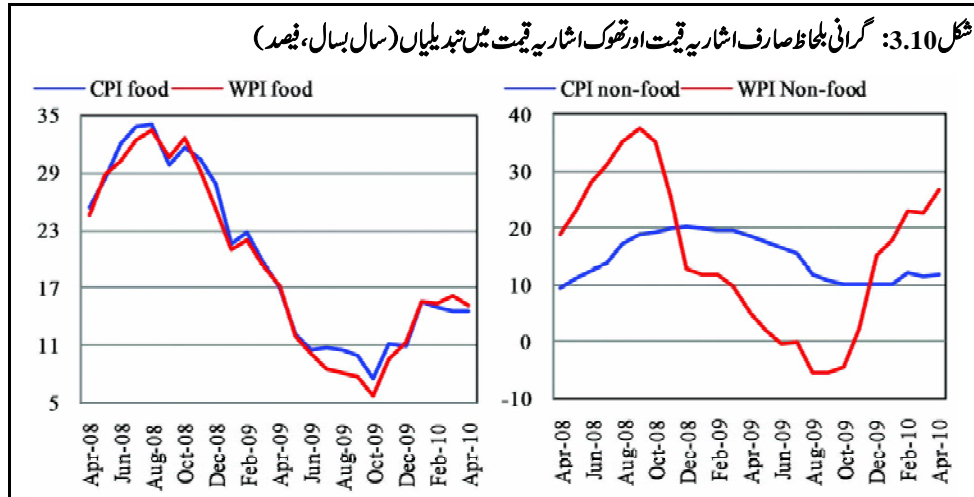
شدت کے ساتھ بلند گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں گرانے کا دباؤ زیادہ نمایاں ہے۔ اپریل 2010ء کے دوران یہ گرانے بڑھ کر سال بسال 22 فیصد ہو گئی جو اگست 2009ء میں 0.3 فیصد کی پست سطح پر تھی (دیکھئے شکل 3.9)۔ غیر غذائی گرانے کی حرکت میں اتار چڑھاؤ کم ہے جبکہ غیر غذائی گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جس کی اہم وجہ کپاس، اہم دھاتوں اور پٹرولیم مصنوعات کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کا تھوک اشاریہ قیمت پر براہ راست اثر ہے۔



م س 10ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے مقابلے میں گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت

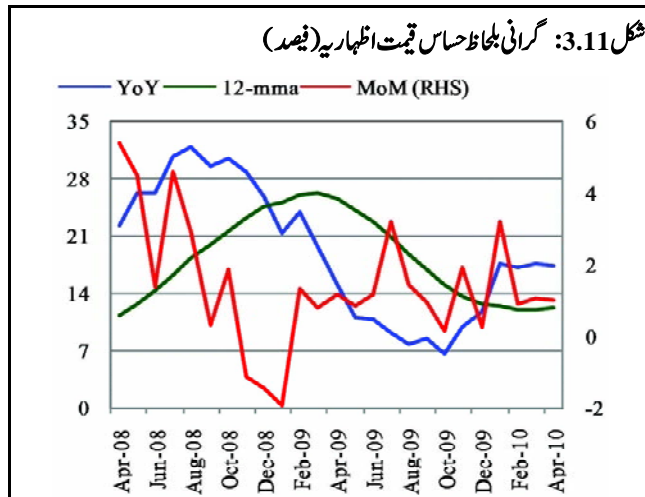
خاصی پست سطح پر تھی، تاہم حالیہ مہینوں میں یہ گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سے بڑھ گئی۔ اس کی وضاحت غیر غذائی گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں تیزی سے اضافے سے ہوتی ہے کیونکہ دونوں اشاریوں میں غذائی گرانے کی رفتار یکساں ہے (دیکھئے شکل 3.10)۔ نیز، اشیاء کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ اگلے مہینوں میں گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت بدستور مستحکم رہے گی۔

تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ میں خام مواد، تعمیراتی سازوسامان اور روشنی و ایندھن کے ذیلی گروپوں کی گرانے



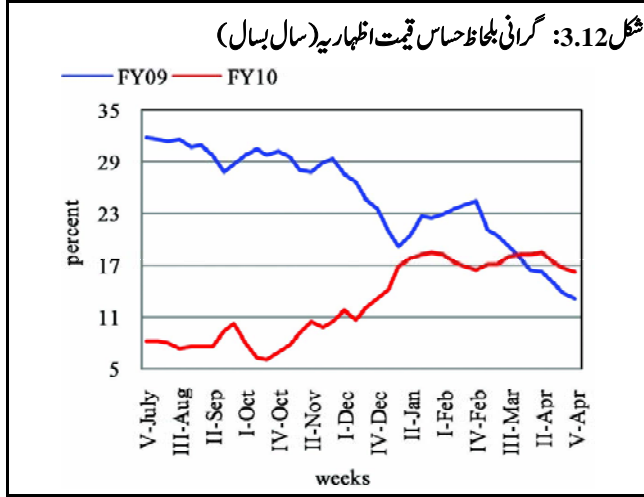
میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ اول الذکر گروپ میں گرانی کے تیزی سے بڑھنے کی وجہ کپاس اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں کا بڑھنا ہے۔ خام تیل کے عالمی نرخ بڑھنے سے روشنی و ایندھن ذیلی گروپ میں اضافہ دیکھا گیا۔

مسلل ارزانی کے باعث تعمیراتی ساز و سامان کا ذیلی گروپ گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت کو کم کر رہا تھا، تاہم گذشتہ مہینوں میں ارزانی کے بعد اپریل 2010ء میں ذیلی گروپ تعمیراتی ساز و سامان میں گرانی خاصی بڑھ کر 7.8 فیصد ہو گئی۔ یہ معکوس رجحان اہم دھاتوں اور سیمنٹ مصنوعات کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے آیا ہے۔ سیمنٹ کی کم قیمت کے باوجود سیمنٹ کی اینٹوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے اجرتوں پر دباؤ، دیگر سامان کی قیمتیں بڑھنے اور نقل و حمل کی لاگت میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں اس گروپ کی وجہ سے گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں مزید اضافہ ہوگا۔



3.4 حساس قیمت اظہاریہ

حالیہ مہینوں میں صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت کے رجحانات کی طرح گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اپریل 2010ء کے دوران گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ 17.4 فیصد، جبکہ مارچ 2010ء میں 17.6 فیصد تھی۔ ضروری غذائی اشیاء کی قیمتیں بڑھنے سے گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں بھی اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.11)۔



دوسری جانب ہفتہ وار گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ (سال بسال) اکتوبر 2009ء کے تیسرے ہفتے میں اپنی پست ترین سطح 6.1 فیصد پر تھی لیکن جنوری 2010ء کے پہلے ہفتے سے بدستور 16 فیصد سے زائد ہے (دیکھئے شکل 3.12)۔ اپریل 2010ء کے دوسرے ہفتے میں یہ 18.4 فیصد کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی اور پانچویں ہفتے تک کم ہو کر 16.3 فیصد پر آگئی۔

3.5 گرانے کا عالمی منظر نامہ

عالمی معیشت کی توقع سے بڑھ کر مستحکم بحالی

کی وجہ سے دنیا بھر میں گرانی بھی بڑھی ہے۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مستحکم نمو طلب بڑھنے کا نتیجہ ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں نمو اگرچہ کمزور ہے لیکن معاون زری و مالیاتی پالیسیوں کی وجہ سے حقیقی اقتصادی سرگرمیاں پھر سے زور پکڑ رہی ہیں۔ گرانی میں اضافہ جزوی طور پر زری اور مالیاتی مہمیز سے ہو رہا ہے اور اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں بھی جزوی طور پر اس کی ذمہ دار ہیں۔

ترقی پذیر ممالک میں گرانی کا دوبارہ ابھرنا

جدول 3.5: اہم معیشتوں میں پالیسی ریٹ			
اہم معیشت	کرلی پالیسی ریٹ	گزشتہ	تبدیلی کی تاریخ
امریکہ	0.25	1.00	16 دسمبر 2008ء
برطانیہ	0.50	1.00	5 مئی 2009ء
یورپ	1.00	1.25	7 مئی 2009ء
جاپان	0.10	0.30	20 دسمبر 2008ء
کینیڈا	0.25	0.50	21 اپریل 2009ء
آسٹریلیا	4.50	4.25	4 مئی 2010ء
چین	5.31	5.58	22 دسمبر 2008ء
بھارت	5.25	5.00	20 اپریل 2010ء
جنوبی کوریا	2.00	2.50	12 فروری 2009ء
ملائیشیا	2.25	2.00	4 مئی 2010ء
انڈونیشیا	6.50	6.75	5 اگست 2009ء
فلپائن	4.00	4.25	9 جولائی 2009ء
تھائی لینڈ	1.25	1.50	8 اپریل 2009ء
نیوزی لینڈ	2.50	3.00	30 اپریل 2009ء
پاکستان	12.50	13.00	24 نومبر 2009ء

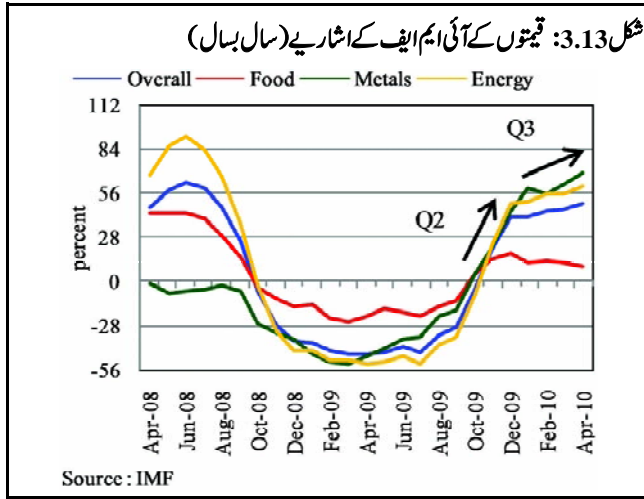
ماخذ: بلومبرگ، مرکزی بینکوں کی ویب سائٹ

خاصا نمایاں ہے جہاں پر صارفین کے زیادہ تر اخراجات غذا اور ایندھن پر ہوتے ہیں۔ عالمی بینک کی اقتصادی نگرانی ٹیم کے مطابق بہت سے ممالک (پاکستان کی طرح) میں قوزی گرانی زیادہ مستحکم رہی اور اس میں مسلسل اعتدال آرہا ہے۔

ایک طرف اضافی سیالیت ہے (جو مالیاتی تحریک پیکجز کے ذریعے داخل کی گئی)، دوسرے نمونے کے باعث گرانی کا دباؤ ہے جس سے نمٹنے کے لیے کئی مرکزی بینک سکڑاؤ کی پالیسی پر راغب ہو رہے ہیں۔ آسٹریلیا، بھارت، ملائیشیا اور سنگاپور نے حال ہی میں اپنی شرح سود میں اضافہ کیا ہے (دیکھئے جدول 3.5)۔

اٹاٹوں کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ روکنے کے لیے چند دیگر ممالک کی طرف سے بھی زری پالیسی سخت کرنے کا امکان ہے۔

3.5.1 اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں



اپریل 2010ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں 48.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 45.5 فیصد کمی واقع ہوئی تھی، خصوصاً توانائی کے نرخوں اور دھات کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.13)۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) امریکی ڈالر کی نسبتاً کمزوری، (ب) عالمی معیشت کی بحالی اور (ج) لوہے کی کچھ دھات کے لیے نرخ متعین کرنے کے طریقہ کار میں تبدیلی۔

خوراک

خوش قسمتی سے غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار کسی حد تک سست ہے، گذشتہ فصلوں کے بھاری ذخیرے کی وجہ سے غذائی اشیاء کی فراہمی وافر ہے اور 2010ء کی فصلیں عمدہ رہنے کا امکان ہے۔ غذائی اجناس کی قیمتوں میں کمی کا بنیادی سبب چینی کی قیمتیں کم ہونا ہے۔ بھارت میں سابقہ تخمینوں پر نظر ثانی کے دوران چینی کی پیداوار بڑھنے کا امکان سامنے آیا، برازیل میں بھی چینی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا چنانچہ اس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی آئی۔ خام چینی کی جو قیمتیں جنوری 2010ء میں 29 سالہ ریکارڈ بلندی یعنی 28.4 ڈالر فی پونڈ پر تھیں وہ گر کر اپریل 2010ء میں 16.3 ڈالر فی پونڈ ہو گئیں۔ کینیا اور یوگنڈا کے خشک سالی والے علاقوں میں موسم بہتر ہونے سے مئی 2010ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران چائے کی قیمتوں میں بھی کمی آئی۔

توانائی

مئی 2010ء کی تیسری سہ ماہی میں خام تیل کے نرخ 70 سے 80 ڈالر فی بیرل کے درمیان رہے۔ اپریل 2010ء میں قیمت بڑھ کر 84.2 ڈالر فی بیرل ہو گئی جو ستمبر 2008ء کے بعد بلند ترین سطح ہے۔ حالیہ مہینوں میں خام تیل کی قیمتیں بلند سطح پر برقرار رکھنے والی مثبت اقتصادی تبدیلیاں یہ ہیں: (الف) اشیاء سازی و خدمات کے شعبے میں بہتری کے ساتھ ساتھ دنیا میں تیل استعمال کرنے والے سب سے بڑے ملک امریکہ میں روزگار کے مواقع پیدا ہونا اور (ب) عالمی اقتصادی نمو کے بارے میں آئی ایم ایف کی پیش گوئی میں تبدیلی، جو جنوری 2010ء میں 3.9 فیصد معلوم کی گئی تھی اور اب 4.2 فیصد کر دی گئی۔

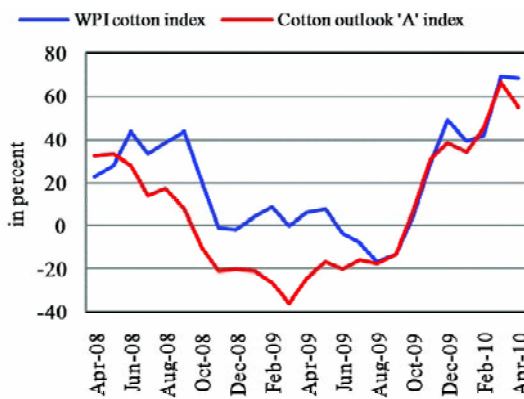
دھاتیں

گذشتہ چھ ماہ کے دوران صنعتی دھاتوں کے نرخ تیزی کے ساتھ بحال ہوئے ہیں اور اپریل 2010ء کے دوران 69.3 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ چین اور بھارت میں مستحکم معاشی نمو کے ساتھ ساتھ او ای سی ڈی ممالک میں سرفہرست امریکہ اور جاپان کی جانب سے نمو کے حوالے سے حوصلہ افزا خبریں ہیں جس سے دھاتوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ لوہے کی کچ دھات کی سالانہ قیمت مقرر کرنے کا روایتی طریقہ بدلنے سے بھی عالمی منڈی میں ان دھاتوں کی قیمتیں بڑھی ہیں۔

کپاس

ٹیکسٹائل کی طلب بحال ہونے اور خام کپاس کی منڈیوں میں رسدی قلت کے باعث نومبر 2009ء سے کپاس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے (دیکھئے باکس 3.2)۔ وسط مارچ 2010ء تک کپاس کے نرخ پرانی سطح پر واپس آ گئے، تاہم بھارت کی جانب سے برآمد پر عائد پابندی کے نتیجے میں اپریل 2010ء کے دوسرے ہفتے سے کپاس کے نرخ دوبارہ بڑھ گئے۔

شکل 3.2.1: کپاس کی قیمتوں میں تبدیلی (سال بسال)



Source: FBS, IMF

باکس 3.2: کپاس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ

اپریل 2010ء تک کپاس کی عالمی قیمتیں بڑھ کر 0.88 ڈالر فی پونڈ ہو گئیں جبکہ ایک سال قبل وہ 0.57 ڈالر فی پونڈ تھیں۔ قیمتوں میں اضافے کی وجوہات یہ تھیں: (الف) عالمی معیشت میں بحالی کی وجہ سے کپاس کے استعمال میں اضافہ، (ب) چین اور امریکہ میں کپاس کی پیداوار میں کمی کے ساتھ ساتھ (ج) رواں سال کے اختتام پر کپاس کے ذخیرے میں تخمینہ شدہ کمی۔ امریکی محکمہ زراعت بین الاقوامی زرعی خدمات (پوائس ڈی اے ایف اے ایس)⁷ کے مطابق رواں سال کپاس کی عالمی پیداوار کا تخمینہ 22.3 ملین میٹرک ٹن ہے جبکہ اس سے پہلے تخمینہ 22.4 ملین میٹرک ٹن کا تھا اور 2008-09ء کے دوران 23.4 ملین میٹرک ٹن پیداوار ہوئی تھی (دیکھئے شکل 3.2.1)۔

بظاہر کپاس کی عالمی قیمتوں کے مقابلے میں ملک میں کپاس کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار تیز ہے تاہم شرح مبادلہ میں مطابقت سے یہ فرق ختم ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں کپاس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ عالمی قیمتوں میں تبدیلی سے ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے کئی عوامل ہیں: (الف) کپاس کے کاروبار میں حکومت کی کوئی مداخلت نہیں ہے اور (ب) کپاس کی ملکی منڈی کی کارکردگی اچھی ہے۔ اپریل 2010ء کے اختتام پر کپاس کی قیمت 6800 روپے فی 40 کلوگرام کی بلند سطح پر پہنچ گئی جو کہ گذشتہ سال سے تقریباً دو گنی ہے۔ کپاس کی (آخری اپریل 2010ء) قیمت میں حالیہ اضافہ بھارت میں کپاس کی برآمد پر پابندی لگنے کی وجہ سے ہوا۔

میں 10 کپاس کی بہتر فصل کا شکاروں کے لیے کافی خوش آئند رہی خصوصاً سندھ جہاں پر کپاس کی یافت میں اضافہ ہوا۔ کپاس کی عالمی قیمتیں بڑھنے کا فائدہ شعبہ اسپننگ کو بھی ہوا اور مئی 10ء جولائی تا مارچ کے دوران سوئی دھاگے کی برآمد میں قدر کے لحاظ سے 38.9 فیصد (مقدار کے لحاظ سے 31.7 فیصد) اضافہ ہوا۔ معیشت اور زراعت میں کپاس کی اہمیت کے پیش نظر معیاری بیج اور کاشت کے جدید طریقوں کو بروئے کار لائے گا اور کپاس کی پیداوار میں اضافے کی ضرورت ہے تاکہ بڑھتی ہوئی ملکی اور بیرونی طلب کو پورا کیا جائے۔ کپاس کی منڈیوں میں حکومت کا کردار قابل تعریف ہے، اسے سہولت کار اور ضابطہ کار کے طور پر اپنا کردار جاری رکھنا چاہیے۔

⁷ امریکی محکمہ زراعت، بین الاقوامی زرعی خدمات نے مارچ 2010ء میں کپاس کی عالمی رسد، استعمال اور تجارت کے بارے میں پیش گوئی پر اپریل 2010ء میں نظر ثانی کی ہے۔